بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایمان افروز واقعات کا دلگداز و دلنشین تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 17؍اگست 2018ء بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج بھی میں چند بدری صحابہ کا ذکر کروں گا ان میں سے پہلے ہیں حضرت عامر بن ربیعہ۔ ان کا خاندان حضرت عمر کے والد خطاب کا حلیف تھا۔ اس بنا پر حضرت عمر اور حضرت عامر میں آخر وقت تک دوستانہ تعلقات قائم رہے۔ یہ بالکل ابتداء میں ایمان لے آئے تھے۔ جب ایمان لائے اس وقت تک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابھی دار ارقم میں پناہ گزین نہیں ہوئے تھے۔ حضرت عامر اپنی بیوی لیلیٰ بنت حثمہ کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے پھر اس کے بعد مکہ لوٹ آئے اور پھر مدینہ کی طرف ہجرت کر گئے۔ حضرت عامر بن ربیعہ کی اہلیہ کو سب سے پہلے مدینہ ہجرت کرنے والی عورت کا اعزاز حاصل ہے۔ آپ بدر اور تمام غزوات میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ کی وفات 32 ہجری میں ہوئی۔ آپ قبیلہ انس سے تھے۔

حضرت عامر بیان کرتے ہیں کہ انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص تم میں سے جنازہ کو دیکھے اور اس کے ساتھ جانا نہ چاہے تو چاہئے کہ کھڑا ہو جائے یہاں تک کہ وہ جنازہ اسے پیچھے چھوڑ دے یا رکھ دیا جائے۔

عبداللہ بن عامر اپنے والد حضرت عامر سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک رات نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ لوگ حضرت عثمان کی بابت اختلاف کر رہے تھے۔ اس وقت فتنہ کا آغاز ہو گیا تھا اور لوگ ان پر طعن کرتے تھے کہتے ہیں کہ نماز کے بعد وہ سو گئے تو خواب میں انہوں نے دیکھا، انہیں کہا گیا کہ اٹھ اور اللہ سے دعا مانگ کہ تجھے اس فتنہ سے نجات دے جس سے اس نے اپنے نیک بندوں کو نجات دی ہے۔ چنانچہ حضرت عامر بن ربیعہ اٹھے اور انہوں نے نماز پڑھی اور بعد اس کے دعا مانگی چنانچہ اس کے بعد وہ بیمار ہو گئے اور پھر وہ خود گھر سے نہیں نکلے ان کا جنازہ ہی نکلا۔ اللہ تعالیٰ نے فتنہ سے بچنے کی یہ صورت ان کے لئے بنائی۔

ایک موقع پر ایک شخص نے حضرت عامر سے کہا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ایسی وادی بطور جاگیر مانگی تھی کہ پورے عرب میں اس سے اچھی وادی نہیں ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وہ عطا فرما دی ہے۔ اب میں چاہتا ہوں کہ اس وادی کا ایک ٹکڑہ آپ کو دے دوں جو آپ کی زندگی میں آپ کا ہو اور آپ کے بعد آپ کی اولاد کیلئے ہو۔ حضرت عامر نے کہا کہ مجھے تمہارے اس ٹکڑے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ آج ایک ایسی سورۃ نازل ہوئی ہے جس نے ہمیں دنیا ہی بھلا دی ہے اور وہ یہ ہے کہ اِقۡتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُہُمۡ وَ ہُمۡ فِیۡ غَفۡلَۃٍ مُّعۡرِضُوۡنَ کہ لوگوں کیلئے ان کا حساب قریب آ گیا ہے اور وہ باوجود اس کے غفلت کی حالت میں منہ پھیرے ہوئے ہیں۔ حضور انور نے

فرمایا: خدا تعالیٰ کے خوف اور خشیت کی یہ حالت تھی ان چمکتے ہوئے ستاروں کی۔ اور یہی وہ لوگ تھے جو حقیقی طور پر دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے تھے۔

حضرت عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ زید بن عمرو نے کہا مجھے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک نبی کے ظہور کا انتظار تھا جن کا اسم گرامی احمد ہوگا لیکن یوں لگتا ہے کہ میں انہیں پا نہ سکوں گا۔ میں ان پر ایمان لاتا ہوں ان کی تصدیق کرتا ہوں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ نبی ہیں۔ اگر تمہیں ان کا عہد نصیب ہو جائے تو میرا اسلام پیش کرنا۔ میں تمہیں ان کی ایسی علامات بتاتا ہوں کہ وہ تمہارے لئے مخفی نہیں رہیں گے۔ وہ نہ طویل قامت ہیں نہ ہی پست قامت۔ ان کے بال نہ کثیر ہوں گے نہ قلیل۔ ان کی آنکھوں میں سرخی ہر وقت رہے گی۔ ان کے کندھوں کے مابین مہر نبوت ہوگی۔ ان کا نام احمد ہوگا۔ یہ شہر مکہ ان کی جائے ولادت اور بعثت کی جگہ ہوگی۔ پھر ان کی قوم انہیں یہاں سے نکال دے گی۔ وہ ان کے پیغام کو ناپسند کرے گی پھر وہ یثرب کی طرف ہجرت کریں گے۔ حضرت عامر نے کہا جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو زید کے بارے میں بتایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اسے جنت میں دیکھا ہے وہ اپنا دامن گھسیٹ رہا تھا۔

دوسرے صحابی ہیں حضرت حرام بن مِلحان حضرت حرام بن مِلحان کا تعلق انصار کے قبیلہ بنو عدی بن نجار سے تھا۔ آپ کے والد ملحان کا نام مالک بن خالد تھا۔ حضرت حرام بن ملحان کی والدہ کا نام مُلیکہ بنت مالک تھا۔ آپ کی ایک بہن حضرت ام سُلیم تھیں جو حضرت ابوطلحہ انصاری کی اہلیہ اور حضرت انس بن مالک کی والدہ تھیں۔ آپ کی دوسری بہن حضرت ام حرام حضرت عبادہ بن صامت کی اہلیہ تھیں۔ حضرت حرام بن ملحان حضرت انس کے ماموں تھے اور غزوہ بدر اور احد میں شریک تھے اور بئر معونہ کے دن شہید ہوئے تھے۔

حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ جب حضرت حرام بن ملحان کو بئر معونہ والے دن نیزہ مارا گیا تو انہوں نے اپنا خون اپنے ہاتھ میں لیا اور اپنے منہ اور اپنے سر پر چھڑکا اور اس کے بعد کہا فُزْتُ بِرَبِّ الْكَعْبَةِ کعبہ کے رب کی قسم میں نے مراد پالی۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رعل اور ذکوان اور بنولحیان قبائل کے کچھ لوگ آئے اور کہا کہ ہم مسلمان ہو گئے ہیں اور انہوں نے آپ سے اپنی قوم کے مقابلہ کے لئے مدد مانگی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی ستر انصار صحابہ سے مدد کی۔ حضرت انس کہتے تھے کہ ہم انہیں قاری کہا کرتے تھے۔ دن کو وہ لکڑیاں لاتے اور رات کو نمازیں پڑھتے۔ وہ لوگ انہیں لے گئے جب بئر معونہ پر پہنچے تو انہوں نے ان سے غداری کی اور انہیں مار ڈالا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مہینہ تک اور بعض روایات میں چالیس دن تک نماز میں کھڑے ہو کر رعل اور ذکوان اور بنولحیان کے لئے بددعا کرتے رہے۔ میں نے آپ کو کبھی نہیں دیکھا کہ کسی پر اتنا غم کیا ہو جتنا کہ آپ نے ان قاریوں پر غم کیا۔ حضور انور نے فرمایا: یہ وہ لوگ تھے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنا اصل مقصد سمجھتے تھے اور دنیاوی کامیابیاں ان کا اصل مقصد نہیں تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے بھی ان کے بارے میں اعلان کیا کہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا۔

بئر معونہ کے موقع پر شہادت کے وقت صحابہ نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی تھی کہ اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا اَنَّا قَدْ لَقِيْنَاكَ فَرَضِيْنَا عَنْكَ وَرَضِيْتُ عَنَّا کہ اے اللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے حالات سے آگاہ فرما دے کہ ہم تجھ سے جا ملے ہیں اور ہم تجھ سے اور تو ہم سے راضی ہے۔ حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کو یہ خبر دی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ ساتھی اللہ سے جا ملے ہیں اور اللہ ان سے راضی ہے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اس واقعہ کے بارے میں بھی بیان کرتے ہیں کہ واقعات بئر معونہ اور رجیع سے قبائل عرب کے اس انتہائی

درجہ کے بغض و عداوت کا پتا چلتا ہے جو وہ اسلام اور متبعین اسلام کے متعلق اپنے دلوں میں رکھتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان واقعات کا جتنا بھی صدمہ ہوتا کم تھا مگر اس وقت آپ نے اُن کے خلاف کوئی جنگی کارروائی نہیں فرمائی البتہ اس خبر کے آنے کی تاریخ سے لے کر برابر تیس دن تک آپ نے ہر روز صبح کی نماز کے قیام میں نہایت گریہ وزاری کے ساتھ اُن کا نام لے لے کر خدا تعالیٰ کے حضور یہ دعا کی کہ اے میرے آقا تو ہماری حالت پر رحم فرما اور دشمنانِ اسلام کے ہاتھ کو روک جو تیرے دین کو مٹانے کے لئے اس بے رحمی اور سنگدلی کے ساتھ بے گناہ مسلمانوں کا خون بہا رہے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا: پس آج بھی دشمن کے ہاتھ کو روکنے کے لئے دعاؤں کے ذریعہ ہی اللہ تعالیٰ کی مدد مانگنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو ان لوگوں کے پکڑ کے سامان کرے اور ہمارے لئے بھی آسانیاں پیدا فرمائے۔ حضرت سعد بن خولہ ایک صحابی تھے۔ آپ کا شمار سابقین میں ہوتا ہے۔ آپ حبشہ کی طرف دوسری مرتبہ ہجرت کرنے والوں میں شامل تھے۔

حضرت سعد بن خولہ جب غزوہ بدر میں شامل ہوئے تو اس وقت آپ کی عمر 25 برس تھی آپ غزوہ احد غزوہ خندق اور صلح حدیبیہ میں شامل تھے۔ آپ حضرت سُبَیْعَہ اَسْلَمِیَّہ کے شوہر تھے آپ کی وفات حجۃ الوداع کے موقع پر ہوئی۔

پھر ایک صحابی ہیں حضرت ابوالہیثم۔ حضرت ابوالہیثم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جاہلیت کے زمانے میں بھی بتوں کی پرستش سے بیزار تھے اور انہیں برا بھلا کہتے تھے۔ بعض کے نزدیک بیعت عقبہ اولیٰ سے قبل حضرت اسعد بن زرارہ کی دعوت پر مدینہ میں آپ نے اسلام قبول کیا۔ بیعت عقبہ اولیٰ کے وقت مکہ جانے والے بارہ آدمیوں کے وفد میں آپ شامل تھے۔ مکہ پہنچ کر آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی۔ سیرت خاتم النبیین میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ تحریر کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے الگ ہو کر ایک گھاٹی میں ان سے ملے انہوں نے یثرب کے حالات سے اطلاع دی اور اب کی دفعہ سب نے باقاعدہ آپ کے ہاتھ پر بیعت کی یہ بیعت مدینہ میں اسلام کے قیام کا بنیادی پتھر تھی۔ بیعت عقبہ ثانیہ میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ستر انصار میں سے بارہ نُقباء منتخب فرمائے تو ابوالہیثم بھی ان نُقباء میں سے ایک تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ بیعت عقبہ کے دوران حضرت ابوالہیثم نے عرض کیا یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ کی قوم پر آپ کو غلبہ نصیب ہو تو اس وقت آپ ہمیں چھوڑ کر واپس اپنی قوم میں نہ چلے جائیں اور ہمیں داغ مفارقت نہ دیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر مسکرائے اور فرمایا اب تمہارا خون میرا خون ہو چکا ہے اب میں تم میں سے ہوں اور تم مجھ میں سے ہو۔ جو تم سے جنگ کرے گا وہ مجھ سے جنگ کرے گا اور جو تم سے صلح کرے گا وہ مجھ سے صلح کرے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت مکہ کے بعد حضرت عثمان بن مظعون اور حضرت ابوالہیثم انصاری کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ، حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ، حضرت ابوالہیثم انصاری کے گھر گئے۔ حضرت ابوالہیثم آپ تینوں کو لے کر اپنے باغ کی طرف گئے اور ایک چادر بچھا دی۔ پھر جلدی سے باغ کی طرف گئے اور کھجور کا پورا خوشہ ہی کاٹ کر لے آئے جس پر کچے پکے پھل تھے۔ اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوالہیثم تم صرف پکی ہوئی کھجوریں چن کر کیوں نہیں لائے۔ تو عرض کیا یا رسول اللہ میں نے چاہا آپ اپنی پسند کے مطابق پکی کھجوریں خود چن کر کھالیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر نے کھجوریں کھائیں اور پانی پیا اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم یہ وہ نعمتیں ہیں جن کے بارے میں تم قیامت کے دن پوچھے جاؤ گے یعنی ٹھنڈا سایہ اور ٹھنڈا پانی اور تازہ کھجوریں۔

ایک مرتبہ آنحضور ﷺ نے حضرت ابوالہیثم کو ایک جنگی قیدی بطور غلام عطا فرمایا تو آپ نے اُسے آزاد کر دیا۔ حضرت ابوالہیثم غزوہ بدر

احد خندق اور دیگر تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب تھے۔ غزوہ موتہ میں حضرت عبداللہ بن رواحہ کی شہادت کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوالہیثم کو خیبر میں کھجوروں کے پھل کا اندازہ کرنے کے لئے بھی بھجوایا تھا۔

رسول کریم ﷺ کی وفات کے بعد جب حضرت ابوبکرؓ نے آپ کو کھجوروں کے اندازے کیلئے بھجوانا چاہا تو آپ نے اس سے معذرت کردی۔ حضرت ابوبکرؓ نے اس کی وجہ پوچھی تو بڑے جذباتی انداز میں عرض کیا کہ آپؐ کے وقت میں جب میں کھجوروں کا اندازہ کر کے واپس آتا تھا تو آپؐ میرے لئے دعا کرتے تھے۔ آپ کی یہ قلبی کیفیت دیکھ کر حضرت ابوبکرؓ نے آپ کو نہیں بھجوایا۔ پھر جب حضرت عمر کے زمانے میں خیبر کی زمین کا اندازہ کرنے کیلئے آپ کو بھجوایا گیا تو آپ فوراً چلے گئے۔ کیونکہ اب وہ جذباتی کیفیت نہ تھی۔

حضور انور نے فرمایا: جمعہ اور نماز کے بعد میں دو جنازے غائب بھی پڑھاؤں گا۔ پہلا جنازہ مکرم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب کا ہے، جو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے بیٹے تھے 14/اگست کو 94 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی ہے۔ **انا للہ وانا الیہ راجعون**۔ 18/جولائی 1924ء کو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور مکرم سرور سلطانہ بیگم صاحبہ بنت حضرت غلام حسن صاحب پشاوری کے ہاں قادیان میں ان کی پیدائش ہوئی۔ مرزا مجید احمد صاحب نے 7/مئی 1944ء کو اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کردی ساتھ تعلیم بھی جاری رکھی۔ دسمبر 1949ء میں جامعۃ المبشرین میں داخل ہوئے اور جولائی 1954ء میں جامعہ پاس کیا۔ ان کا نکاح 28/دسمبر 1950ء کو جلسہ سالانہ کے تیسرے دن صاحبزادی قدسیہ بیگم صاحبہ بنت حضرت نواب عبداللہ خان صاحب اور حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے پڑھا۔ حضور انور نے فرمایا کہ آپ الفضل میں باقاعدہ مضامین لکھتے تھے علمی آدمی تھے یہ مضامین کتابی صورت میں نکتہ نظر کے نام سے چھاپے گئے ہیں۔ پڑھنے لکھنے کا بہت شوق تھا۔ میں نے بھی دیکھا ہے لائبریری میں مطالعہ میں وقت گزارتے تھے۔ ان کی بہو مرزا غلام قادر شہید کی بیوہ امۃ الناصر لکھتی ہیں کہ بہت پیار کرنے والے اعلیٰ ظرف کے مالک تھے مخلص اور کھلے دل کے انسان تھے۔ اپنے بیٹے مرزا غلام قادر شہید کی شہادت پر بہت صبر کا نمونہ دکھایا۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور ان کے بچوں کو بھی ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق دے اور ہمیشہ خلافت اور جماعت سے وابستہ رکھے۔

دوسرا جنازہ ہے مکرمہ سیدہ نسیم اختر صاحبہ جو محمد یوسف صاحب کی اہلیہ تھیں۔ ان کی 27/جولائی 2018ء کو وفات ہوئی۔ **انا للہ وانا الیہ راجعون**۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت ولی محمد صاحب کی پوتی اور قاضی دین محمد صاحب کی بیٹی تھیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور ان کی نیکیاں ان کی نسلوں میں جاری فرمائے۔

......☆......☆......☆......

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 17th - August - 2018

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....
....
....
....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB